اللہ جل جلالہٗ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

تلخیصِ علاماتِ نحویّہ

ازافادات:۔ ولی کامل امام الصّرف والنّحو حضرت مولٰنا **مفتی محمد حسن** صاحب دامت فیوضہم

اِکتِتاب: محمد طارق مَحمود عفی عنہٗ مدرس و معین مفتی جامعہ عبداللہ

خوش نویسی وطباعت: مقصود احمد کیانی غفرلہٗ مدرس و معین مفتی جامعہ عبداللہ بن

تَسوید: جُنیدِاِشتیاق (درجہ ثالثہ)، تصوُّر اِقبال (درجہ ثانیہ)

الناشر

جامعہ عبداللہ بن عمر۔ 23 کلومیٹر فیروزپور روڈ سُوا گجُّومَتہ نزد کاہنہ نو، لاہور

تلخیص علاماتِ نَحْوِیَّہ

1: مضاف مضاف الیہ کی علامات

1۔ دو یا دو سے زیادہ اسم ہوں صرف آخری اسم معرفہ ہو پہلے سب نکرہ ہوں تو وہ آپس میں مضاف مضاف الیہ بنتے ہیں۔

جیسے: غُلَامُہٗ ۔ غُلَامُ زَیْدٍ۔ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ دِیْبَاجَۃُ ھٰذَا الْکِتَابِ۔ کِتَابُ اللہِ ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ رِیَاضُ الصَّالِحِیْنَ۔ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ۔ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ۔ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ۔ غَسْلُ وَجْھِہٖ۔ وَصْفُ بَابِ ھٰذَا ۔ مِثْلُ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْ مِنْ قَبْلِکُمْ ۔ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا ۔ بَابُ شَھْرِ رَمَضَانَ۔ کَیْفِیَۃُ تَرْکِیْبِ بَعْضِھَا مَعَ بَعْضٍ۔ جَزَاءُ مَنْ تَزَکّٰی۔

2۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس کے بعد مضاف الیہ آتا ہے۔

3۔ مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آتی۔

4۔ مضاف کا اعراب عامل کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ۔ رَأَیْتُ غُلَامَ زَیْدٍ۔ مَرَرْتُ بِغُلَامِ زَیْدٍ۔

5۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔۔

6۔ مرکب اضافی کا اردو ترجمہ مضاف الیہ سے شروع کرتے ہیں اور اس میں کا، کی، کے، را، ری، رے، نا، نے، نی، کے الفاظ آتے ہیں۔

7۔ نون تثنیہ اور نون جمع اضافت کی وجہ سے حذف ہو جاتے ہیں۔ جیسے: طَالِبَا الْفَضْلِ، مُسْلِمُوْ بَاکِسْتَانَ۔

8۔ مصدر عموماً مضاف ہوتا ہے کبھی اپنے فاعل کی طرف اور کبھی مفعول کی طرف۔

9۔ کچھ الفاظ اکثر مضاف استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے: تین سے لیکر دس تک کا عدد، کسور یعنی نِصْفُ، ثُلُثُ، رُبُعُ، خُمُسُ، سُدُسُ، سُبُعُ، ثُمُنُ، تِسُعُ، عُشُرُ، کُلٌّ، بَعْضُ، قَبْلُ، مَعَ، بَیْنَ، قُدَّامُ، خَلْفُ، فَوْقَ، تَحْتَ، دُوْنَ، نَحْوُ، مِثْلَ، غَیْرَ، اُوْلُوْ، ذُوْ، عِنْدِ، لَدٰی، لَدُنْ، مِائَۃُ، اَلْفُ

10۔ ابن کا لفظ دو ناموں کے درمیان آئے تو پہلے کیلئے صفت بنتا ہے اور بعد والے کیطرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔

11۔ عدد سے پہلے بغیر الف لام کے ایک یا دو سے زیادہ اسم آجائیں تو یہ آپس میں مضاف مضاف الیہ بنیں گے۔

جیسے: تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ،عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ۔

12۔اسم یا فعل یا حرف یا جملہ بول کر ان کے معنی مراد نہ ہوں، بلکہ لفظ مراد ہو اور ان سے پہلے بغیر الف لام کے ایک یا دو یا زیادہ اسم آجائیں تو آپس میں مضاف مضاف الیہ بنتے ہیں۔

13۔ کل، انّ، ان۔ ان سے پہلے بغیر الف لام کوئی اسم آجائے تو آپس میں مضاف مضاف الیہ بنتے ہیں۔

14۔بعض دفعہ مرکب اضافی کا ترجمہ مضاف سے شروع کیا جاتا ہے۔ جیسے: **کُلُّ نَفْسٍ** (ہر جان) **ثَلٰثَةَ رِجَالٍ** (تین مرد)

2:موصوف صفت کی علامات

1۔ دو یا زیادہ اسم ہوں سب معرفہ ہوں یا سب نکرہ ہوں تو عموماً موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے:بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ولھم عذاب عظیم، وامھاتکم اللاتی ارضعنکم،سبحان ربی العظیم،ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب، لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا۔

2۔ نکرہ کے بعد فعل آئے تو عموماً موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے:الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد۔

3۔ نکرہ کے بعد جار مجرور آئے تو آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں، بشرطیکہ وہ جار مجرور اس نکرہ کے متعلق نہ ہوں۔ جیسے :لولا نزل ھذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم۔

4۔ نکرہ کے بعد غیر کا لفظ آئے تو یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے:انہ عمل غیر صالح۔

5۔اسم یا فعل یا حرف بول کر ان کا لفظ مراد ہو، نہ کہ معنیٰ اور ان کے بعد الف لام والا اسم آجائے تو آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔

جیسے:ماولا المشبھتان بلیس۔

6۔اسم اشارہ اور مشار الیہ آپس میں موصوف صفت یا مبدل بدل یا مبین بیان بنتے ہیں۔

7۔موصوف صفت کے ترجمے میں ” ایسا“ یا”جو“ کا لفظ آتا ہے۔ترجمہ موصوف سے شروع کرتے ہیں۔

3:معطوف علیہ و معطوف

1۔ پہلے معطوف علیہ آتا ہے اور پھر معطوف۔

2۔ اسم کا عطف اسم پر، فعل کا فعل پر، حرف کا حرف پر اور جملہ کا جملہ پر ہوتا ہے۔

3۔ مفرد کا عطف مفرد پر ہو تو اس کے صحیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھیں تو معنیٰ درست ہوں۔جیسے : حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر (المائدہ۔)واذ اٰتینا موسیٰ الکتٰب والفرقان لعلکم تھتدون۔(البقرة)

4۔ معطوف ایک سے زائد ہوں تو عطف کے دو طریقے ہیں۔

(۱) پہلے کو معطوف علیہ، دوسرے کو معطوف اوّل، تیسرے کو معطوف ثانی، اسی طرح معطوف ثالث اور رابع وغیرہ۔

(۲) ہر پہلے والے کو بعد والے کیلئے معطوف بنائیں گے۔

4:ذوالحال حال کی پہچان

1۔ وحدہ کا لفظ منفردا کے معنی میں ہو کر حال واقع ہوتا ہے۔جیسے:جاءنی زید وحدہ ای منفردا۔

2۔ معرفہ کے بعد جار مجرور آئے تو عموماً حال بنتا ہے۔جیسے: فاجتنبوا الرجس من الاوثان۔

3۔ فعل کے بعد اسم فاعل یا اسم مفعول منصوب ہو کر آئے تو عموماً حال واقع ہوتا ہے۔

جیسے۔انا ارسلنٰك شاھدا ومبشرا ونذیرا۔ وانزل علیکم الکتٰب مفصلا۔

5:مبتداء خبر

1۔ ضمیر مرفوع منفصل عموماً مبتداء بنتی ہے۔جیسے: ھو الاوّل والاٰخر والظاھر والباطن

2۔ شروع کلام میں اسم معرفہ آئے تو وہ بھی عموماً مبتداء بنتا ہے۔

جیسے:الدنیا سجن المؤمن،صدقة الفطر واجبة،البیع ینعقد بالایجاب والقبول،ھٰذا ذکر مبارك انزلناہ،محمد رسول اللہ۔

3۔ شروع کلام میں جار مجرور خبر مقدم اور بعد والا اسم مبتداء مؤخر ہوتا ہے۔ جیسے: للّٰہ مافی السمٰوات ومافی الارض۔

4۔ اما کے بعد والا اسم مبتداء قائم مقام شرط اور "فا" کے بعد والا اسم خبر قائم مقام جزا کے ہوتا ہے۔ جیسے۔ اما المقدمة ففی المبادی التی یجب تقدیمها۔

5۔ جملہ اسمیہ کی چار قسمیں ہیں۔

1۔ جسکے شروع میں مبتداء ہو۔ زید قائم۔

2۔ جسکے شروع میں حرف مشبہ بالفعل ہو۔ ان اللہ علیم حکیم۔

3۔ جسکے شروع میں ماولا مشبہ بلیس ہو۔ ماھٰذا بشرا۔

4۔ لائے نفی جنس اسکے شروع میں ہو۔ لا رجل فی الدار۔

6: جار مجرور کی ترکیب

1. جار مجرور کو مجازا ظرف کہتے ہیں۔
2. ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ ظرف مستقر 2۔ ظرف لغو
3. ظرف لغو وہ ہے جس کا متعلق مذکور ہو۔
4. ظرف مستقر وہ ہے جس کا متعلق محذوف ہو چاہے فعل عام ہو یا فعل خاص۔
5. فعل عام: جس سے کوئی فعل خالی نہ ہو، مشہور فعل عام چار ہیں۔ وجود، ثبوت، کون، حصول۔
6. فعل خاص: جس سے کوئی فعل خالی ہو۔
7. جار مجرور ہمیشہ متعلق ہوتے ہیں (کسی فعل یا شبہہ فعل کے، وہ فعل یا شبہ فعل ان کا متعلق کہلاتا ہے، متعلق کبھی مذکور ہوتا ہے کبھی محذوف۔
8. حرف جر زائد ہو تو اس کا متعلَّق نہیں ہوتا۔
9. جار مجرور اسم موصول کا صلہ واقع ہوں تو ان کا متعلق فعل ہی ہو گا، باقی سب مقامات پر اسم بھی ہو سکتا ہے فعل بھی۔
10. جار مجرور سے پہلے یا بعد میں کوئی فعل یا شبہ فعل ایسا ہو کہ اس جار مجرور کو اس فعل یا شبہ کے متعلق کرنے سے معنیٰ درست بنے تو متعلق کر دیں گے ورنہ اس جار مجرور کا متعلق محذوف مانیں گے۔

11۔ جار مجرور کو متعلِّق اور فعل یا شبہ فعل کو متعلَّق۔

12۔لام، با، فا، رُبَّ، مِنْ، الیٰ، عن، علیٰ، یہ آٹھ حروف ضمیر پر داخل ہوتے ہیں۔ جن کی گردانیں مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔۔۔۔

له	به	فيه	ربَّهٗ	منه	اليه	عنه	عليه
لهما	بهما	فيهما	ربّهما	منهما	اليهما	عنهما	عليهما
لهم	بهم	فيهم	ربهم	منهم	اليهم	عنهم	عليهم
لها	بها	فيها	ربها	منها	اليها	عنها	عليها
لهما	بهما	فيهما	ربهما	منهما	اليهما	عنهما	عليهما
لهن	بهن	فيهن	ربهن	منهن	اليهن	عنهن	عليهن
لك	بك	فيك	ربك	منك	اليك	عنك	عليك
لكما	بكما	فيكما	ربكما	منكما	اليكما	عنكما	عليكما
لكم	بكم	فيكم	ربكم	منكم	اليكم	عنكم	عليكم
لك	بك	فيك	ربك	منك	اليك	عنك	عليك
لكما	بكما	فيكما	ربكما	منكما	اليكما	عنكما	عليكما
لكن	بكن	فيكن	ربكن	منكن	اليكن	عنكن	عليكن
لی	بی	فیّ	ربّی	منی	الی	عنی	علیّ
لنا	بنا	فينا	ربنا	منا	الينا	عنا	علينا

فعل کا فاعل

ضربا میں الف فاعل ہے،ضربوا میں واؤ ضمیر ہے،ضربتا میں الف، ضربنَ میں نون،ضربتَ میں ' تَ ' ضمیر،ضربتما میں تُمَا ضمیر،ضربتم میں تُم ضمیر، ضَرَبْتِ میں ' تِ 'ضمیر، ضربتُما میں ' تُما 'ضمیر،ضربتُنَّ میں ' تُنَّ 'ضمیر،ضربتُ میں تُ ضمیر،ضربنا میں ' نا 'ضمیر،ضربَ اور ضربتْ کا فاعل اگر ظاہر نہ ہو توان میں ھُوَ اور ھِیَ ضمیر فاعل ہو گی۔

مضارع کے تثنیہ کے صیغوں میں الف، جمع مذکر غائب اور حاضر میں واؤ،واحد مؤنث حاضر میں یا،واحد مذکر حاضر میں انت،واحد متکلم میں انا، تثنیہ جمع متکلم میں نحن، یضرب تضرب کا فاعل اگر ظاہر نہ ہو توھو اور ھی ضمیر فاعل ہو گی۔ امر نہی وغیرہ کی بھی یہی تفصیل ہے۔

اسم فاعل ،اسم مفعول،اسم تفضیل،صفت مشبہ،صیغہ مبالغہ ان کا فاعل ظاہر نہ ہو تو ضمیر مرفوع متّصل مستتران کا فاعل ہو گی۔ یہ کل چھ ضمیریں ہیں،ھو،ھما،ھم،ھی،ھما،ھن۔

جملہ شرطیہ

حرف شرط اوراسم شرط ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔ پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اسے جواب شرط بھی کہتے ہیں۔ جزا پر فا کا داخل ہونا کبھی لازم ہوتا ہے اور کبھی ممنوع اور کبھی اختیار۔

اِن اور لَوْ وصلیہ سے پہلے جو واؤ آتی ہے وہ یا حالیہ ہوتی ہے یا عاطفہ یا اعتراضیہ یا مبالغہ کیلئے ہوتی ہے۔ علیٰ اختلاف الاقوال

قسم

مقسم: قسم کھانے والے کو کہتے ہیں۔ مقسم بہ: جس کی قسم کھائی جائے۔ حرف قسم: جو قسم کے معنیٰ پر دلالت کرے۔ جواب قسم: جس بات پر قسم کھائی جاتی ہے۔ مثال: وَالْعَصْرِ ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۔

ترکیب: واؤ حرف جر برائے قسم۔ العصر مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوئے اقسم فعل مقدر کے۔ اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل آنَا اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۔ جواب قسم۔ قسم جواب قسم ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

نداء

منادی: پکارنے والے کو کہتے ہیں۔ منادی: جس کو پکارا جائے۔ حرف ندا: جسکے ساتھ پکارا جائے۔ جواب نداء: جس بات لئے پکارا جائے۔

مثال:يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ،وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَاإِبْرَاهِيمُ .قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۔

پہلے جملے کی ترکیب : یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل ، ادعو فعل انا ضمیر فاعل ، ای مبنی علی الضم موصوف ، ھا حرف تنبیہ ، مزمل صفت ، موصوف صفت مل کر منادی مفعول بہ ، ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ندا، قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ، جملہ انشائیہ ہو کر جواب ندا، نداجواب ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ دوسرا جملہ ،يَاإِبْرَاهِيمُ ندا،قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا .جواب نداء

عدد معدود

1۔ واحد اوراثنان یہ دونوں لفظ بغیر تمیز کے استعمال ہوتے ہیں۔ تین سے لیکر دس تک کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے لیکن اگر تمیز مائۃ کالفظ ہو تو پھر مفرد مجرور ہی ہو گا، جیسے ثلاث مائۃ

2۔ تین سے لیکر دس تک کا عدد تمیز کی طرف مضاف ہوتا ہے تمیز اگر مذکر ہو تو عدد مؤنث ہو گا۔ اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر ہو گا۔

مثالیں:ثلثة قروء ،اربعة اشهر ،بخمسة آلاف من الملئكة ،فی ستة ایام ،سبع لیال ،ثمانیة ایام ،تسعة ایام ،من عشرة مساكين

3۔ گیارہ سے لیکر ننانوے تک کے عدد کی تمیز مفرد منصوب ہو گی۔

4۔ گیارہ ،بارہ،اکیس ،بائیس، اکتیس،بتیس،اکتالیس،بیالیس، اکاون،باون، اکسٹھ،باسٹھ،اکہتر، بہتر،اکیاسی بیاسی ، اکانوے،بانوے۔ان کی تمیز اگر مذکر ہو تو عدد کے دونوں جزء مذکر ہونگے ،اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد کے دونوں جزء مؤنث ہوں گے۔

جیسے: احد عشر رجلا ،احدیٰ عشرة امرأة ،اثنا عشر رجلا ،اثنا عشرة امرأة ،

۱۳ تا ۱۹	۲۳ تا ۲۹	۳۳ تا ۳۹	۴۳ تا ۴۹	
۵۳ تا ۵۹	۶۳ تا ۶۹	۷۳ تا ۷۹	۸۳ تا ۸۹	۹۳ تا ۹۹

ان کی تمیز اگر مذکر ہو تو عدد کا پہلا جز مؤنث ہو گا اور دوسرا مذکر اور اگر مؤنث ہو تو عدد کا پہلا جزء مذکر ہو گا اور دوسرا مؤنث ہو گا۔

جسے:ثلثة عشر رجلا اور ثلث عشرة إمرأة

5۔ آٹھ دہائیاں مذکر کیلئے بھی اور مؤنث کیلئے بھی ایک ہی طرح استعمال ہوتی ہیں۔

جیسے:عشرون رجلا ،اورعشرون إمرأة

6۔ مائۃ،مائتان، الف، الفان، اورآلاف ان کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے: مائۃ رجل،مائۃ إمرأۃ

مضارع کا اعراب

1۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے دو صیغے مبنی ہیں۔

2۔ نون اعرابی والے سات صیغے یعنی چار تثنیہ ،دو جمع مذکر،ایک واحد مؤنث حاضر کا،ان سات صیغوں کا رفع نون اعرابی کے باقی رہنے کے ساتھ اور نصب و جزم نون اعرابی کے حذف کے ساتھ آئیگی۔

جیسے:هما تضربان،لن تضربا،لم تضربا هم يضربون،لن يضربوا،لم يضربوا انت تضربين،لن تضربي،لم تضربي

3۔ مضارع کے باقی پانچ صیغوں واحد مذکر غائب ،واحد مؤنث غائب ،واحد مذکر حاضر ،واحد متکلم اور جمع متکلم ،ان کی اعراب کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔

معتل الفی کا اعراب اس طرح ہو گا: ا۔ حالت رفع میں ضمہ تقدیری جیسے:هُوَ يَرْضىٰ،

۲۔ حالت نصبی میں فتحہ تقدیری جیسے:لَنْ يَّرْضىٰ،

۳۔ حالت جزمی میں حذف لام کے ساتھ جیسے:لَمْ يَرْضَ۔

معتل واوی اور معتل یائی کا اعراب اس طرح ہو گا: ا۔ حالت رفع میں ضمہ تقدیری جیسے : هو يدعو، هو يرمي ،

۲۔ حالت نصبی میں فتحہ لفظی جیسے:لن يدعو،لن يرمي

۳۔ حالت جزمی میں حذف لام کے ساتھ جیسے:لم يدع ،،لم يرم

مستثنیٰ کا اعراب

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں۔

پہلی صورت : جر:حاشا کے بعد عند الاکثر،غیر سویٰ،سواء کے بعد

دوسری صورت : عامل کے تابع ہونا،جب الا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ محذوف ہو جیسے:

ماجاءنی الازید،مارأیت الازیدا،مامررت الابزید

تیسری صورت: نصب درست ہو اور بدل بنانا بہتر ہو، جب الا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے:

ماجاءنی القوم الازیدا والازید۔

چوتھی صورت: مذکورہ تین صورتوں کے علاوہ منصوب ہو گا۔

غیر منصرف کی پہچان

1۔ مؤنث بالالف غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے: حبلی، حمراء، علماء، اتقیاء۔

2۔ جس علم کے آخر میں تائے تانیث ہو غیر منصرف ہو گا جیسے: طلحۃ

3۔ مؤنث معنوی (جس میں تائے تانیث مقدر ہو) علم ہو تو غیر منصرف ہوتا ہے، تاہم اگر زائد علی الثلاثہ یا ثلاثی متحرک الاوسط یا عجمی ہو تو غیر منصرف ہونا ضروری ورنہ منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح درست ہے۔ جیسے زینب، سقر، ماہ، جور سب غیر منصرف ہیں اور ہند دونوں طرح درست ہے

4۔ جمع اقصی غیر منصرف ہے بشرطیکہ اسکے آخر میں تائے تانیث نہ ہو۔ جیسے دواب، مساجد، مصابیح۔ پس اشاعرۃ منصرف ہے۔

5۔ علم مرکب منع صرف ہو تو غیر منصرف ہے۔ جیسے: بعلبك، معدیکرب، حضرموت۔

6۔ علم کے آخر میں الف نون زائدتان ہوں تو غیر منصرف ہے۔ جیسے: عمران، عثمان

7۔ وصف کے آخر میں الف نون زائدتان ہوں تو غیر منصرف ہے بشرط انتفاء فعلانۃ یاوجود فعلی علی اختلاف القولین۔ جیسے:

سکران مؤنثه سکریٰ۔

8۔ عجمی کلمہ عربی میں بطور علم آیا ہو اور زائد علی الثلاثہ یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو تو غیر منصرف ہے۔ جیسے: ابراهیم، شتر۔

9۔ جو علم یا وصف فعل کے وزن پر ہوں غیر منصرف ہوتے ہیں۔ جیسے: شمر (ایک آدمی کا نام) احمر۔ پس افعل کے وزن پر اسم ہو تو اگر وہ علم ہے تو علمیت اور وزن فعل کیوجہ سے غیر منصرف ہو گا اور اگر وصف ہے تو وصفیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہو گا۔

10۔ علم معدول اور وصف معدول غیر منصرف ہوتے ہیں: عمر، زفر، اخر، مثلث، ثلاث، جمع۔

فوائد شتی

1۔اَنْ ناصبہ مصدریہ کے ترجمہ میں " یہ کہ " کالفظ آتا ہے۔

2۔ فعل کے متعدی کے ترجمہ میں عموماً " نے " کالفظ آتا ہے اور فعل لازم کے ترجمے میں " نے "کالفظ نہیں آتا۔

جیسے: قام زید۔زید کھڑا ہوا۔ضرب زید عمرا ۔ زید نے عمرو کو مارا۔

3۔ حتیٰ حرف جر، حرف عطف، حرف ابتداء۔اکلت السمکۃ حتیٰ رأسھا ۔

4 ۔ نام کے بعد نسبت آئے تو مبین بیان بنتے ہیں۔

5۔ تفریع: کہتے ہیں کلام سابق سے جو چیز پیدا ہو، اس سے لازم آئے۔ جیسے؛الجر من خواص الاسم فلیس فی الافعال جر ۔ یہ تفریع ہے ماقبل پر۔

6۔ مخفی نہ رہے کہ عربی ترکیب ان 27 سے باہر نہیں ہوتی۔8 مرفوعات،12 منصوبات،2 مجرورات،5 توابع۔

7۔ مطالعہ کرنے کا طریقہ:

۱۔ ہر ہر کلمہ کو الگ الگ حل کرنا ہے، اسم ہے، فعل ہے یا حرف ہے۔

۲۔صیغہ کونسا ہے؟ ترجمہ کیا ہے؟

۳۔عامل ہے یا معمول؟ ترکیب میں کیا بن رہا ہے؟

۴۔ معرب ہے یا مبنی؟ اسکا اعراب کیسے آتا ہے؟

۵۔پورے جملے کا لفظی ترجمہ کیا ہوگا؟

۶۔پورے جملے کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہوگا؟

۷۔ معنیٰ کی وضاحت، بین السطور، حاشیہ، عربی شرح کا مطالعہ۔

28 ربیع الاول 1437ھ